بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 19 شمارہ نمبر 11 ماہ فتح 1393 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2014ء

قرآن کریم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

ترجمہ: اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے ۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی:

''اے اللہ ہمارے دل خیر پر جمع کردے اور ہمارے مابین صلح کے سامان مہیا فرما اور ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے اور نور کی طرف لے آ اور ہمیں بری باتوں اور فتنوں سے بچا خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو خواہ باطن سے۔''

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب التشھد)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ میں پڑتا ہے کہ صلیبی فتنے اور کارروائیاں حد درجہ تک ترقی کر چکے ہیں ان کی کتابیں دور دور تک پھیل گئی ہیں مجموعی حالت میں ان کی جان توڑ کوششوں کو دیکھا جاتا ہے تو نا امیدی ہو جاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحۂ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی؟ کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہیں اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے۔ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (البقرۃ:۱۰۷) صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسی ہی مشکلات آپڑیں اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا لیکن مَیں اس بات کو نہیں مانتا جب خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے۔ اس قسم کی رائیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہیں آنحضرت ﷺ جس زمانہ میں مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی؟ کون تھا یہ یقین کرتا کہ ایک غریب جس کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہے گا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبال مندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہیں گے مگر باوجود اس نا امیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پورے ہو گئے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ (المائدہ:۴) کی گواہی مل گئی اور پھر اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ (النصر:۲) کی سورۃ نازل ہوئی۔ ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے مگر میں سناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کرسکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہیں ہوں گی جن سے فتنہ مٹے گا اور ان کا ہمیں علم نہیں ہمارا اس بات پر ایمان چاہیئے کہ اس کے وعدے برحق ہیں۔ اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو۔ ہمارے خدا میں کوئی کمزوری نہیں ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ میں رکھے۔

بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہیں اور تفرقہ پڑ جاتا ہے جیسے آنحضرت ﷺ کے صحابہ مکہ سے مدینہ اور حبشہ کی طرف منتشر ہو گئے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ ابتلا اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہیں کہ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ (البقر:۲۱۵) کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہوں مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے۔

حقانیتِ احمدیت

یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اَور سب دلائل نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے بیس سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث میں ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہوگا۔ اب ان فتنوں کا زور دیکھ لو۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تیس لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے بیشتر اہل اسلام میں ایک مرتد ہوتا تو قیامت آجاتی۔ کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے؟ پھر عملی حالت کو دیکھ لو کہ کس قدر ردیّ ہے۔ نام کو تو مسلمان ہیں مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشوں میں مبتلا ہیں کیا اب بھی وقت نہیں ہے؟ عیسائی لوگ بھی منتظر ہیں اور یہی وقت بتلاتے ہیں۔ اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن وعلامات بھی اسی کو بتلا رہے ہیں اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا میں یا ضلالت ہوتی یا عیسویت۔ جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہیں وہ محروم رہتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ 581-582)

حدیث وتشریح

مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیا کرو۔

تشریح:۔ آنحضرت ﷺ نے جہاں قوموں کے رئیسوں اور لیڈروں کے واجبی اکرام کی تاکید فرمائی ہے وہاں غریبوں اور کمزور لوگوں کے حقوق کا بھی پورا پورا خیال رکھا ہے۔ اور چونکہ مزدور طبقہ عموماً غربت کی انتہائی حالت میں ہوتا ہے اس لئے آپ نے مزدوروں کے حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور ارشاد فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے اجرت دے دو۔ ان حکیمانہ الفاظ میں آپؐ کی غرض صرف یہی نہیں تھی کہ اجرت کی ادائیگی میں جلدی کی جائے اور بس۔ بلکہ دراصل ان الفاظ میں مزدوروں اور غریبوں کے حقوق کی طرف عمومی توجہ دلانا اصل غرض تھی۔ اور چونکہ اجرت کی بروقت ادائیگی مزدور کے حقوق کا سب سے ادنیٰ حصہ ہوتا ہے اس لئے آپ نے مثال کے طور پر اس ادنیٰ حصہ کا ذکر کر کے تاکید فرمادی تاکہ ادنیٰ حصہ کی طرف توجہ خود بخود اعلیٰ حصوں کی حفاظت کا موجب بن جائے۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ جو مصلح اجرت کی ادائیگی کے لئے مزدور کے پسینہ خشک ہونے کی بھی مہلت نہیں دیتا وہ دراصل ان الفاظ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ مزدور کو اس کی پوری پوری اجرت دو۔ اس کے واجبی آرام کا خیال رکھو۔ اور اس پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالو۔ جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ چنانچہ جو تعلیم آپ نے خادموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں دی ہے یا جو ارشادات آپ نے اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کے متعلق فرمایا ہے وہ اس بات پر شاہد ہے کہ ہمارے آقا آنحضرت ﷺ غریب طبقہ کے کتنے ہمدرد بہی خواہ اور ان کے حقوق کے کس درجہ محافظ تھے۔

آپؐ نے انفرادی جدوجہد کے محرک کو زندہ رکھنے اور ہر شخص کو اس کی ذاتی سعی کے ثمرہ سے حصہ دینے کے لئے بے شک انفرادی جائیداد کی اجازت مرحمت فرمائی مگر ساتھ ہی زکوۃ، حرمت سود اور تقسیم ورثہ وغیرہ کے زریں اصولوں کے ذریعہ دولت کو سموتے رہنے کی بھی ایک مؤثر مشینری قائم فرمادی۔ اور جو فرق بھی باقی رہ جائے اس کے متعلق ایک دوسری حدیث میں غریبوں کی دلداری کے لئے فرمایا تم لوگ اگر ایمان پر قائم رہو تو امیروں کی نسبت پانچ سو سال پہلے جنت میں جاؤ گے۔ اور ظاہر ہے کہ آخرت کی جاودانی زندگی کے مقابل پر دنیا کی چار روزہ زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے؟ اور پھر یہ کہتے ہوئے غریبوں کی مزید تسلی فرمادی کہ الفقر فخری۔ یعنی اے میرے امت کے غریب لوگو! دیکھو میں نے اپنے واسطے بھی دنیا کی کوئی دولت جمع نہیں کی۔ بلکہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میں سے ہی ایک غریب انسان ہوں۔ اور اس فقر میں ہی میرا فخر ہے۔

دوسری طرف اوپر کی حدیث میں ''پسینہ خشک ہونے سے پہلے'' کے الفاظ فرما کر یہ لطیف اشارہ بھی کیا ہے کہ خدا کے نزدیک سچا مزدور وہ ہے جو اپنے کام میں پسینہ بہاتا ہے۔ یونہی دکھاوے کے طور پر کام کرنے والا اور مالک کی نظر سے اوجھل ہونے پر سستی دکھانے والا یا خیانت کرنے والا شخص ہرگز خدا کے نزدیک سچا مزدور نہیں سمجھا جاسکتا پس اگر ایک طرف آقا کا فرض ہے کہ وہ اجیر کو واجبی مزدوری دے اور اس کی مزدوری میں دیر نہ کرے اور اس کے حقوق کا خیال رکھے تو دوسری طرف مزدور کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے کام میں پسینہ بہا کر اپنے آپ کو سچا اور دیانت دار مزدور ثابت کردے۔ یہی وہ وسطی تعلیم ہے جو مالک اور مزدو اور آقا اور اجیر کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کر کے سوسائٹی میں حقیقی امن کی بنیاد بن سکتی ہے۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ 101 تا 102)

مشعلِ راہ

''جماعت احمدیہ کا مشن کوئی معمولی مشن نہیں ہے
جو عہد بیعت ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ باندھا ہے وہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا۔ اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہوتا ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے اس کو اپنا مقصد بنا لیتا ہے۔ وجھۃ کے معنی ہیں کوئی سمت یا کوئی جانب یا جہت۔ اس کے معنی راستے اور طریق کے بھی ہیں اور اس کے معنی کسی مقصد کو حاصل کرنا بھی ہیں۔ (لسان العرب زیر مادہ ''وجہ'')

پس ایک مومن کے لئے یہ شرط ہے کہ اس طرف منہ کرے، اس جانب دیکھے جس طرف دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور پھر اس کیطرف دیکھنا ہی نہیں بلکہ جس طرف دیکھ رہا ہے، وہاں جو مختلف راستے ہیں، ان میں سے وہ راستہ اختیار کرے جس کے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور پھر اس رستے کی طرف صرف منہ اٹھا کر ہی نہیں چلتے چلے جانا بلکہ اس راستے پر چلنے کی وجہ ایک مقصد کو پانا ہے اور وہ مقصد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ ۔ نیکیوں کو نہ صرف بجالانا بلکہ ان کے معیار بھی بلند کرنا اور ان نیکیوں کو کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اور صرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش ہی نہیں کرنا بلکہ جو کمزور ہیں، پیچھے رہ جانے والے ہیں، ان کو بھی ساتھ لے کر چلنا۔ یعنی جماعتی ترقی بھی ہر وقت ایک مومن کے مدنظر ہوتی ہے اس لئے حقیقی مومن وہی ہے کہ جب وہ ترقی کرتا ہے تو باقی افراد جماعت کی ترقی کے لئے بھی کوشاں ہوتا ہے، ان کے لئے کوشش کرتا ہے ان کو بھی نیکیوں کی دوڑ میں اپنے ساتھ شامل کرتا ہے ان کے لیئے بھی مواقع مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں تاکہ جماعت کی ترقی کا پہیہ تیزی سے آگے کی طرف گھومتا چلا جائے۔

جماعت احمدیہ یعنی وہ جماعت جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اس خیر کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہے جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے اور اس خیر میں حقوق اللہ بھی ہیں اور حقوق العباد بھی ہیں، عبادات بھی ہیں اور مخلوق اور کل عالم انسانیت کی خدمت بھی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ انسانیت کی خدمت نیکیاں پھیلانے سے ہی ہوسکتی ہے۔ رحمت بکھیرنے سے ہی ہوسکتی ہے۔۔۔۔

پس آج دنیا میں من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو رحمۃ العالمین کی رحمت سے دنیا کو حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ یہ کوشش اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کا پیغام دنیا کو دے کر بھی ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت اور دنیا کے مختلف ممالک اور علاقوں کی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کر کے پھر ان کو پھیلانے کی صورت میں بھی ہے۔ اعلیٰ اخلاقیات دنیا کو سکھانے کی صورت میں بھی ہے۔ پیار محبت کی تعلیم دنیا کو دینے کی صورت میں بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت ہسپتالوں کے ذریعے دکھی انسانیت کے علاج مہیا کرنے کی صورت میں بھی ہے۔ دور دراز علاقوں میں تعلیم سے بے بہرہ بچوں کو، انسانوں کو، تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے پھر انہیں نیکیوں کا صحیح ادراک دلانے کی صورت میں بھی ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت کے جھنڈے تلے لا کر خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانے کی صورت میں بھی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا مشن کوئی معمولی مشن نہیں ہے جو عہد بیعت ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ باندھا ہے وہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے ہمیں وہی مطمح نظر بنانا ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔ جس کی میں کچھ وضاحت کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ان راستوں پر چلنا جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ ان راستوں پر بھی جیسا کہ شیطان نے کہا تھا۔ شیطان سے آمنا سامنا ہوسکتا ہے جو نیکیوں کے بجالانے سے روکنے کی کوشش کرے گا۔ نیکیوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش میں روڑے اٹکائے گا لیکن دل سے نکلی ہوئی یہ دعا کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ (الفاتحہ:6) جو ہے شیطان کے حملوں کا توڑ کرتی چلی جائے گی۔ نیکیوں کی بلندیوں کو ایک مومن چھوتا چلا جائے گا اور خیر امت میں سے ہونے کے اعزاز پاتا چلا جائے گا۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمارے ہر بڑے چھوٹے مرد عورت، بچے بوڑھے کو کوشش کرنی چاہیئے۔ تمام قسم کی نیکیاں اپنا کر اللہ تعالیٰ کے ہمارے لئے مقرر کردہ مطمح نظر اور مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے''

(الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2012 تا 06 دسمبر 2012۔ صفحہ 5-6)

’’ایک محبوب نبی کا دس ہزار آدمیوں کے ساتھ ظہور‘‘

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

’’حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں:۔

(الف) ’’میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے اُس کا سراایسا ہے جیسا چھوکا سونا۔ اُس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوّے کی سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں اُن کبوتریوں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھتی ہیں۔ اُس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اُس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مُر ٹپکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے۔ اُس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم سے گل بنے ہوں۔ اُس کے پیر ایسے جیسے سنگِ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جاویں۔ اُس کی قامت لبنان کی سی۔ وہ خوبی میں رشک سرو ہے۔ اُس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے‘‘۔

(غزل الغزلات باب۵ آیت۱۰ تا۱۶)

اِس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے جو دوسرے نبیوں سے افضل ہوگا۔ کیونکہ لکھا ہے:

’’تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت سے کیا فضیلت ہے‘‘۔

(غزل الغزلات باب۵ آیت۹)

پھر اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ محبوب دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوگا۔ چونکہ جھنڈا فوج کی علامت ہے اِس لئے اِس کے معنی یہ ہیں کہ ایک عظیم الشان موقع پر وہ دس ہزار سپاہیوں کی افسری کرے گا۔

پھر لکھا ہے۔ ’’اُس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مُر ٹپکتا ہے‘‘۔

مُر ایک گوند ہے جس کا مزہ تلخ لیکن تأثیر نہایت اعلیٰ اور خوشبو نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ کیڑوں کے مارنے کے لئے نہایت اعلیٰ سمجھی جاتی ہے اور زخموں کے اندمال میں نہایت ہی مفید ہے۔ کرم کش اَدْوِیہ میں پڑتی ہے اور زخموں کی مرہموں میں ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح خوشبوؤں کے مصالحوں میں بھی اُس کو استعمال کیا جاتا ہے اور عطروں کے بنانے میں بھی کام میں لائی جاتی ہے۔

پھر لکھا ہے:۔

’’وہ محمدیم ہے‘‘۔ اِس کا ترجمہ انگریزی بائبل میں ALL TOGATHER LOVELY کیا گیا ہے اور اُردو بائبل میں سراپا عشق انگیز کیا گیا ہے۔ یعنی اُسے دیکھ کر انسان اُس سے محبت کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ یہ پیشگوئی واضح طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔ آپ ہی موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے سردار ہونے کی حیثیت میں فاران کی چوٹیوں پر سے گزرتے ہوئے مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے۔ آپ ہی وہ شخص تھے جن کا کلام صحیح معنوں میں دنیا کے لئے مُر ثابت ہوا ہے اور اس میں انسانی اصلاح کے لئے تمام قواعد بیان کر دیئے گئے ہیں جو بعض قوموں کے منہ میں کڑوے معلوم ہوتے ہیں گو ہیں وہ کرم کش اور خوشبودار۔ اور آپ ہی ہیں جن کا نام محمد تھا۔

عیسائی مصنف اِس پیشگوئی سے گھبرا کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس موعود کا نام محمد نہیں بلکہ محمدیم لکھا ہے۔ لیکن یہ اعتراض ایک بے معنی اعتراض ہے۔ تورات نے تو خدا کو بھی ’’الوہیم‘‘ لکھا ہے۔ عبرانی زبان کا قاعدہ ہے کہ وہ اعزاز اور اکرام کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کر دیتی ہے۔ اُردو زبان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اعزاز کے موقع پر جمع کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اگر ایک اُردو لیکچرار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کوئی لیکچر دے گا تو آخر میں کہے گا یہ ہیں ہمارے محمد۔ حالانکہ اس کی مراد یہ ہوگی کہ گو ہمارا آقا محمد تو ایک ہی شخص ہے لیکن میں آپ کے اعزاز کے طور پر جمع کا لفظ بولتا ہوں۔

(ب) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک اور پیشگوئی غزل الغزلات باب۴ میں بیان ہوئی ہے۔ اس میں حضرت سلیمان اپنی محبوبہ کو بہن بھی کہتے ہیں اور ساتھ ہی زوجہ بھی کہتے ہیں چنانچہ غزل الغزلات باب۴ آیت۹ میں اپنی محبوبہ کی نسبت کہتے ہیں:۔

’’اے میری بوا میری زوجہ‘‘

پھر آیت ۱۰ میں لکھا ہے:۔

’’اے میری بہن میری زوجہ‘‘۔

پھر آیت ۱۲ میں لکھا ہے۔

’’میری بوا میری زوجہ‘‘۔

اِن دونوں الفاظ کا جوڑ بتاتا ہے کہ آنے والا محبوب بنو اسمٰعیل میں سے ہوگا۔ جیسے حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہوگا۔ چونکہ حضرت سلیمان اس کو ایک معشوق کی صورت میں پیش کر رہے ہیں اِس لئے انہوں نے بجائے بھائی کے بہن کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس کی تعلیم بنو اسحاق کے نبیوں کی طرح صرف اپنی قوم کے لئے نہیں ہوگی بلکہ دوسری اقوام کے لئے بھی اُس کے گھر کا دروازہ کھلا ہوگا جس کی طرف زوجہ کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ اس پیشگوئی میں مؤنث کے صیغوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے کیونکہ یہ ایک شاعرانہ رنگ کا کلام ہے چنانچہ اِسی باب کے آخر میں جا کر کہا ہے۔

’’میرا محبوب اپنے باغیچے میں آوے اور اُس کے لذیذ میوے کھاوے‘‘۔

یہاں بجائے مؤنث کے مذکر کا صیغہ استعمال کر دیا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سِوا کسی اور پر پوری نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے نہیں تھے نہ اُن کی تعلیم غیر قوموں کے لئے تھی جیسا کہ پہلے ثابت کیا جاچکا ہے۔

(ج) اِسی طرح غزل الغزلات میں لکھا ہے:۔

’’میں سیاہ فام جمیلہ ہوں۔ اے یروشلم کی بیٹیو! قیدار کے خیموں کی مانند۔ سلیمان کے پردوں کی مانند۔ مجھے مت تاکو کہ میں سیاہ فام ہوں‘‘۔

(غزل الغزلات باب ا آیت ۵،۶)

اِس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان نے ایک ایسے نبی کی خبر دی ہے جو جنوب کا رہنے والا ہوگا اور بنو اسحٰق کی نسبت جو شمال کے رہنے والے تھے اُس کا رنگ کم اُجلا ہوگا یا یوں کہو کہ اُس کی قوم کا رنگ کم اُجلا ہوگا۔ چنانچہ شامیوں اور فلسطینیوں کے رنگ بوجہ شمال میں رہنے کے عربوں کی نسبت زیادہ سفید ہوتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے تھے۔

(د) اِسی باب میں پھر آنے والے موعود کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ:۔

’’میری ماں کے بیٹے ناخوش تھے۔ انہوں نے مجھ سے تاکستانوں کی نگہبانی کرائی، پر میں نے اپنے تاکستانوں کی جو خاص میرا ہے نگہبانی نہیں کی‘‘۔

(غزل الغزلات باب ا آیت ۶)

یہ درحقیقت موعود کی قوم کی طرف اشارہ ہے۔ عرب لوگ کہیں قیصر کی نوکری کرتے تھے اور کہیں ایرانیوں کی نوکریاں کرتے تھے مگر خود اپنے ملک کی ترقی کا اُن کو کوئی خیال نہ تھا۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور انہوں نے اُن کے اندر بیداری پیدا کی اور اُن کی روحانی اور علمی اور سیاسی اصلاح کی جس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ عرب اپنے تاکستانوں کے محافظ ہو گئے بلکہ وہ دنیا بھر کے تاکستانوں کے آزاد محافظ بن گئے۔

(ہ) اسی طرح غزل الغزلات میں یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ اسرائیلی سلسلہ کے لوگوں کو چاہئے کہ آنے والے موعود کو خواہ مخواہ اپنی طرف متوجہ نہ کریں ورنہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

’’اے یروشلم کی بیٹیو! میں غزالوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم تمہیں دیتا ہوں کہ تم میری پیاری کو نہ جگاؤ اور نہ اُٹھاؤ جب تک وہ اُٹھنے نہ چاہے‘‘۔

(غزل الغزلات باب۲ آیت ۷)

یہی مضمون پھر باب۳ آیت ۵ میں بیان کیا گیا ہے اور یہی مضمون پھر سہ بارہ باب ۸ آیت ۴ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِن عبارتوں کا مطلب یہی ہے کہ جب وہ نبی ہوگا تو یہود اور عیسائی بنی اسرائیل کی دو شاخیں اُسے دِق کریں گی اور وہ اُس کو مجبور کریں گی کہ وہ اُن پر حملہ کرے۔ لیکن چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا یہود اور عیسائی اُس کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوسکیں گے بلکہ خطرناک شکست کھائیں گے۔ حضرت سلیمانؑ اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہیں کہ دیکھ! اُس کو جگانا نہیں یعنی اُس کو چھیڑ کر اپنی طرف متوجہ نہ کرنا۔ ہاں جب وہ آپ جاگے یعنی جب خدا تعالیٰ کی مشیت چاہے کہ وہ تمہارے ملکوں کی طرف توجہ کرے تو پھر بے شک کرے مگر خود اُس کو نہ چھیڑنا اس لئے کہ جو قوم خود کسی نبی کو چھیڑتی ہے وہ اپنے آپ کو سزا کا مستحق بنا لیتی ہے جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھیڑ کر اپنے آپ کو سزا کا مستحق بنالیا۔ لیکن اگر کوئی قوم نہ چھیڑے تو نبی اُس کی طرف جارحانہ طور پر توجہ نہیں کرتا۔ صرف وعظ و نصیحت سے اُس کو مخاطب کرتا ہے۔ نبی تلوار اُس کے خلاف اُٹھاتے ہیں جو پہلے اُن کے خلاف تلوار اُٹھاتے ہیں اور اُنہی کے خلاف جنگ کرتے ہیں جو خدا کے سچے دین کو مٹانے کے لئے جبر اور تعدی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس پر شاہد ہے اور حضرت سلیمان نے اپنی قوم کو اِسی خطرہ سے آگاہ کیا ہے۔

یہ پیشگوئیاں کسی صورت میں بھی حضرت مسیحؑ پر چسپاں نہیں ہوسکتیں۔ نہ تو مسیحؑ فلسطین کے جنوب میں پیدا ہوئے نہ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے تھے نہ اُن کو کوئی ایسی طاقت حاصل تھی کہ اُن کو چھیڑنے کی وجہ سے بنو اسرائیل تباہ ہوتے۔ یہ ساری کی ساری پیشگوئیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی چسپاں ہوسکتی ہیں اور اُنہی کی خبر غزل الغزلات میں دی گئی ہے۔ غزل الغزلات درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے اظہار میں لکھی گئی ہے‘‘۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 78 تا 81)

Vol. 19 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

تبلیغی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

گزشتہ چند ماہ میں جرمنی میں منعقد ہونے والی چند اسلام وقرآن کے بارے میں نمائشوں کا تذکرہ

جماعت Bad Segeberg

مکرم ملک ندیم کھوکھر صاحب سیکریٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جون، جولائی 2014ء میں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سکول میں اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی جس کو 800 سے زائد طلباء وطالبات، اساتذہ اور والدین نے وزٹ کیا۔نمائش دیکھنے والوں نے 600 سے زائد لٹریچر حاصل کیا اور بے شمار سوالات کئے محترم عدیل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے طلباء کے گروپس کو لیکچر پیش کئے اور سوالات کے جواب دیئے اللہ کے فضل سے شہر بھر میں عموماً اور سکول کے اساتذہ نے اس نمائش کو بہت پسند کیا اور آئندہ بھی اس نمائش کو لگانے کے لئے کہا۔ماہ جولائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتاب محمدؐ 40 احباب کو انفرادی طور پر دی گئی۔

لوکل امارت Hamburg

مکرم حبیب عمر صاحب لوکل سیکریٹری تبلیغ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جولائی اور اگست میں ہمیں Wandesbek شہر کے ضلعی دفتر میں تقریباً دو ماہ کے لئے اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی ۔اس نمائش کے دعوت نامے منظّم طریق پر تقسیم کئے گئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے نیز انفرادی رابطوں اور ای میل کے ذریعہ بھی اس نمائش کا لوگوں کو بتایا گیا۔اللہ کے فضل سے اس سلسلہ میں بڑے مثبت انداز میں Feedback مل رہا ہے جس کا شہر کی انتظامیہ نے اپنی ایک ای میل میں اظہار بھی کیا ہے اور اس نمائش کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہ صرف دیکھا بلکہ ہمیں کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو ہم دوسرے ضلعی دفاتر میں بھی آپ کی یہ نمائش لگانا چاہتے ہیں۔

اللہ کے فضل سے لوکل امارت کو دو ماہ سے زائد عرصہ اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی اس نمائش کا افتتاح 3 جولائی کو ہوا اور مورخہ 26 اگست کو اس نمائش کی اختتامی تقریب عمل میں آئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔اس تقریب کے مہمان خصوصی Bezirksamt Wandsbek leiter تھے جنہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے یہ نمائش ہمارے شہر کو ایک تحفہ دی اور اس جیسا تحفہ پہلے کبھی کسی نے پیش نہیں کیا۔دوران ماہ ایک خبر ریڈیو پر نشر ہوئی اور ایک خبر اخبار میں شائع ہوئی۔

جماعت Aachen

مکرم سلمان احمد صاحب سیکریٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں ماہ ستمبر میں ہماری جماعت کو پہلی دفعہ اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی ۔اس نمائش کو لگانے کے لئے ایک لمبا عرصہ سے پلاننگ ہو رہی تھی ماہ ستمبر میں ہمیں شہر کی انتظامیہ سے مین بازار میں مارکی لگا کر نمائش لگانے کی اجازت ملی اس سے ایک ماہ قبل اس کے دعوت نامے چھپوا کر تبلیغی سٹال کی مدد سے تقسیم کئے گئے ۔مکرم ریجنل امیر صاحب نے اس نمائش کا افتتاح دعا کے ساتھ کیا بعد ازاں قرآن کریم کی تلاوت ہوئی اور محترم ریجنل امیر صاحب نے اس نمائش کی غرض وغایت بیان کیں اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔افتتاح کے بعد اللہ کے فضل سے لوگوں کا تانتا بندھ گیا تین دن کی اس نمائش کو اللہ کے فضل سے 3165 احباب نے وزٹ کیا بے شمار لٹریچر تقسیم ہوا۔

نمائش لگنے سے پہلے اور بعد میں بھی اس نمائش کی خبریں لوکل اخبارات میں شائع ہوئیں۔

جماعت Lüneburg

مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 22 ستمبر تا 29 ستمبر تک ہماری جماعت کو اپنے شہر کے 500 سال پرانے ہال میں اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی۔

اس نمائش کو لگانے کے لئے تقریباً تین ماہ پہلے اس کی تیاری شروع کی، دعوت نامے تیار کروائے گئے جس کے لئے عزیزم سلمان محمود صاحب نے بھرپور تعاون کیا، دعوت ناموں کو تمام احباب جماعت نے مختلف ذریعوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تقسیم کیا۔نمائش لگاتے وقت ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے اس نمائش کو لگاتے ہوئے ٹی وی پر دکھایا نیز محترم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار کا انٹرویو بھی نشر کیا اور شائع بھی کیا۔

نمائش کی افتتاحی تقریب میں دو مربیان سلسلہ محترم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب اور محترم ملک عثمان نوید صاحب کے علاوہ شہر کے میئر صاحب، سرکاری وغیر سرکاری افسران، پروفیسرز، پادری صاحبان اور دیگر شہریوں نے شرکت کی جن کی تعداد 125 تھی۔تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔مہمانوں کو اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور اس نمائش کو لگانے کی غرض وغائط بیان کی گئیں۔میئر صاحب نے اس نمائش کو بہت پسند کیا اور کافی دیر نمائش کو دیکھتے اور پڑھتے رہے۔

مختلف موضوعات پر لیکچرز کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں اللہ کے فضل سے اچھی حاضری ہوتی تھی اور مختلف مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والوں نے اس نمائش کو دیکھا چار دن کی اس نمائش کو کل 800 لوگوں نے وزٹ کیا اور لٹریچر لیا۔

اس نمائش کی خبریں مختلف ذرائع سے نشر ہوئیں۔ٹی وی کے ذریعہ 4 لاکھ 40 ہزار لوگوں نے اس نمائش کو دیکھا۔ریڈیو کے ذریعہ 3,1 ملین Deuschlandfunk کے ذریعہ 1,4 ملین اور FFM کے ذریعہ 443000 لوگوں نے سنا اس کے علاوہ لوکل ریڈیو کے ذریعہ 30000 ہزار لوگوں نے اس نمائش کے متعلق سنا۔

جماعت Dreiech

مکرم ظفر اسلام صاحب سیکریٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 10 اکتوبر تا 24 اکتوبر تک ہماری جماعت کو شہر کی ایک مشہور لائبریری میں اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی۔اس نمائش کو لگانے کے لئے مکرم وجیہہ احمد شاہ صاحب نے بہت مدد کی اور تقریباً تین ماہ قبل اس کی تیاری اور پلاننگ شروع کی گئی مرکز سے دعوت نامے چھپوائے گئے شہر کے میئر صاحب سے اس کے افتتاح کے لئے وقت لیا گیا اسی طرح شہری انتظامیہ اور دیگر دفاتروں ،سکولوں اور کالجوں سے رابطے کئے گئے جس مختلف احباب جماعت نے حصہ لیا اسی طرح اس کے دعوت نامے منظّم انداز میں تقسیم کئے گئے شہر کی مختلف مصروف سڑکوں پر پوسٹر لگائے گئے۔

مورخہ 10 اکتوبر شام 7 بجے شہر کے میئر صاحب جناب Dieter Zimmer نے اس نمائش کا افتتاح کیا اور مختصر خطاب کیا اس موقع پر محترم محمد جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ بھی موجود تھے جنہوں نے دعا کروائی اور اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور اس نمائش کو لگانے کی اغراض ومقاصد بتائے۔اسی طرح محترم مربی صاحب کے علاوہ مختلف نوجوانوں نے نمائش کے اوقات میں ڈیوٹی دی اور آنے والے معزز مہمانوں کو نمائش دکھاتے اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے۔

لوکل امارت Frankfurt

مکرم منصور احمد کھوکھر صاحب لوکل سیکریٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ ماہ اکتوبر میں لوکل امارت کو تین دن کی اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی۔یہ نمائش Frankfurt کے علاقہ Gallus کے ایک ہال میں لگائی گئی اتوار 19 اکتوبر کی صبح 11 بجے اس کا رسمی افتتاح ایک مقامی سیاستدان نے ربن کاٹ کر کیا اور محترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔اس موقع پر مکرم لوکل امیر صاحب اور جنرل سیکریٹری صاحب بھی موجود تھے۔اس نمائش کو 100 سے زائد افراد نے وزٹ کیا نیز ان احباب سے اسلامی تعلیمات کے متعلق تفصیل سے گفتگو ہوتی رہی۔محترم محمد جری اللہ خان صاحب مبلغ سلسلہ کے علاوہ کئی خدام جن کے پاس دینی علم بھی تھا اور اچھی جرمن زبان جاننے والے تھے موجود رہے اور مہمانوں کو انفرادی طور پر جماعت کا تعارف اور اُن کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔مہمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتاب اور حضور انور کے خطابات پر مشتمل کتاب بھی تحفہ دی جاتی رہیں۔اسی طرح 8 جرمن مہمانوں نے قرآن کریم بھی ہم سے طلب کیا جن کو فوری طور پر مہیا کئے گئے۔

اس نمائش کے بارہ میں ایک بڑی اخبار نے نمائش شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی اس نمائش کے بارے میں خبر دی۔نمائش والے دن ایک مقامی اخبار کے نمائندے اپنے فوٹوگرافر کے ہمراہ آئے اور دو گھنٹے تک محترم مربی صاحب اور دوسرے مہمانوں سے بات چیت کرتے رہے اور اگلے دن اخبار میں نمائش کی تصویر کے ساتھ مثبت انداز میں خبر لگائی۔اس کے علاوہ ریڈیو میں بھی اس نمائش کے بارہ میں خبر نشر ہوئی۔

یہ نمائش لوکل امارت کے حلقہ گریس ہائم کی حدود میں لگی تھی اس وجہ سے اس حلقہ کے صدر مکرم ملک طاہر صاحب اور حلقہ ہوئسٹ کے صدر مکرم ملک سلیم صاحب، سیکریٹری تبلیغ سلمان احمد صاحب، حلقہ نیڈ کے سیکریٹری تبلیغ مکرم ملک طیب احمد صاحب کے علاوہ ان حلقہ جات کے خدام اور حلقہ ہوئسٹ کے ایک بزرگ مکرم عبدالقادر صاحب کو ان تین دنوں کے مختلف اوقات میں نمائش پر ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔نیشنل شعبہ تبلیغ سے مکرم صفوان احمد ملک صاحب اور ان کی ٹیم اس نمائش کو لگانے اور واپس لے جانے کے لئے آئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ احباب جماعت کو جنہوں نے اس نمائش کے انعقاد اور تینوں دن خدمت کی توفیق پائی انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور اُن کے اموال ونفوس میں برکات نازل فرمائے۔آمین

(تحریر وترتیب:۔ صفوان احمد ملک (معاون شعبہ تبلیغ جرمنی)